سوال

(21) عورتوں کے لئے سونا چاندی پہننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین اس مسئلہ کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ سونے کا زیور عورتوں کو پہننا درست ہے یا نہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث میں اس کے پہننے کی ممانعت آئی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لئے سونا و چاندی پہننے کے جواز میں کتاب و سنت سے دلائل:

(ماہرین) فطانت پر مخفی نہیں کہ سونے اور چاندی کا زیور عورتوں کے حق میں قرآن مجید کی چند آیات سے دلالة واضح ہوتا ہے، چنانچہ سورہ زخرف میں فرمانِ ربانی ہے:

أَوَمَن يُنَشَّؤُا فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ مُبِينٍ ١٨ ... سورة الزخرف

"آیا آں راکہ پرورده می شود زیور واو در صفت خصومت ظاھر نمیگردد" ([1])

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: اور ایسا شخص کہ گہنے (زیور) میں پلتا رہے اور جھگڑے میں بات نہ کہہ سکے۔ تفسیر ابن عباس میں مذکور ہے۔

او من ینشؤیغذي ویربی فی الحلیة حلیة الذہب والفضة وہو فی الخصام فی الکلام غیر مبین غیر ثابت الحجة، وہن اللنساء انتہی، قال الکیا، فیہ دلیل علی اباحة الحلی للنساء ([2])

"کیا جو سونے، چاندی کے زیور میں پلتا اور پرورش کیا جاتا ہے، وہ کلام میں حجت کو ثابت نہیں کر سکتا۔ وہ عورتیں ہیں۔ کِیاَ کہتے ہیں: اس میں عورتوں کے لئے زیور کے مباح ہونے کی دلیل ہے۔"

واخرج ابن ابی حاتم عن ابی العالیة انہ سئل عن الذہب للنساء فلم یر بہ باسا وتلاہذہ الآیة([3])

"ابو العالیہ سے عورتوں کے زیور پہننے سے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں"، اور قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت تلاوت کی۔

المسئلة الثالثہ: دلت الآیة علی ان الحلی مباح للنساء ([4])

"تیسرا مسئلہ : آیت عورتوں کے زیور پہننے کے جواز پر دلالت کرتی ہے ۔"

پس لفظ " ینشؤفی الحلیۃ " سے حاصل ہوا کہ زیور کی زینت سے آراستگی پر حرص عورت کی جبلت اور خلقت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی حرص میں ان کو معذور قرار دیا اور اس کی نہی نہیں فرمائی، بلکہ اس میں دلالۃ اباحت پائی جاتی ہے ۔ک مالایخفی علی المتامل المتفطن ۔ اور اس زینت کا بیان سورہ نور میں بخوبی مذکور ہے :

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ... سورة النور ٣١

فسرہ ابن عباس بالوجہ والکفین اخرجہ بن ابی حاتم ، فاستدل بہ من اباح النظر الیٰ وجہ المراۃ وکفیہا حیث لا فتنۃ ، وفسوہ ابن مسعود ، بالثیاب وفسر الزینۃ بالخاتم والسوار والقرط والقلادۃ والخلخال ، اخرجہ بن ابی حاتم ایضا ([5])

"اور عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو ظاہر ہو ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر چہرہ اور دونوں ہاتھوں سے کی ہے (ابن ابی حاتم) سو اس سے اس نے استدلال کیا ہے جس نے عورت کے چہرہ اور ہاتھوں کی طرف دیکھنے کو جائز قرار دیا ہے ، جبکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو ۔ اور اس کی تفسیر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لباس سے کی ہے ۔ اور زینت کی تفسیر : انگوٹھی ، کنگن ، بالیاں ، ہار اور پازیب سے کی ہے ۔"

اور فرمانِ الٰہی ہے :

وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ... سورة النور ٣١

فیہ ، نہی ان تضرب برجلہا لیسمع صوت الخلخال (الاکلیل للسیوطی 6/186)

"اور زور زور سے اپنے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے ۔ اس میں اس بات کی ممانعت ہے کہ اپنی پازیب کو یوں عمداً حرکت دے کر چلیں کہ اس کی آواز سنی جاسکے ۔"

اور تفسیر ابن عباس ص 219 میں مذکور ہے کہ :

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ ، الدملوج والوشاح وغیر ذلک وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ احداہما بالاخري لیقرع الخلخال با لخلخال ، انتہی ، قال اکثر المفسرین الزینۃ ہہنا اریدبہا امور ثلاثۃ :

اَحدُہا : الاصباغ کالکحل والخضاب بالوسمۃ فی حاجبہا والغمرۃ فی خدیہا والحناء فی کفیہا وقدمیہا

وثانیہا : الحلی کالخاتم والسوار والخلخال والدملج والقلادۃ والاکلیل والوشاح والقرط

وثالثہا : الثیاب (انتہی فی تفسیر النیسا فوري والکبیر)

" وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ " سے مراد بازو بند اور حمیل (گلے میں پہنا جانے والا ہار) وغیرہ ہے اور اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پر نہ ماریں ، تاکہ ایک پازیب دوسرے سے مل کر نہ چھنچھنائے ۔ اور اکثر مفسرین نے کہا ہے : کہ یہاں زینت سے مراد تین چیزیں ہیں :

ایک : "رنگ ہے ، جیسے سُرمہ لگانا ، ابروں میں رنگ بھرنا ، رُخساروں پر زعفران لگانا ، ہاتھوں اور پاؤں پر مہندی کا لگانا ہے ۔"

دوسری : "زیور ہے ، جیسے انگوٹھی ، کنگن ، پازیب ، بازو بند ، ہار ، تاج ، حمیل اور بالیاں ہیں ۔"

تیسری : "لباس ہے۔" (تفسیر نیساپوری، کبیر)

اور سورہ رعد میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ ... ١٧ ... سورة الرعد

"وازانچہ میگدازندش در آتش بطلب پیرایہ یا بطلب رخت خانہ۔" (فتح الرحمن)

"اورجن چیزوں کو زیور یا دوسرے سامان بنانے کے لئے آگ میں تپاتے ہیں"

اور تفسیر ابن عباس میں ہے :

ابتغاء حلية، طلب حلية تلبسونها، يقول : مثل الحق مثل الذهب والفضة ينتفع بها، كذلك الحق ينتفع به صاحبه

"ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ، سے مراد، زیور کی خاطر جنہیں تم پہنتے ہو، کہتے ہیں : حق کی مثال اس سونے چاندی کی سی مثال ہے جس سے استفادہ کیا جائے ایسا ہی حق ہے جس سے صاحبِ حق فائدہ اٹھاتا ہے۔"

اور تفسیر کبیر میں ہے :

"ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ" اي بطلب اتخاذ حلية وهي ما يتزين به ويتجمل به كالحلي المتخذة من الذهب والفضة، قوله : ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ قال اهل المعانى : الذي يوقد عليه لا بتغاء حلية الذهب والفضة والذي يوقد عليه لا بتغاء الامتعة، الحديد والنحاس والرصاص والاسرب (289-5)

"زیور یا اسباب کی خاطر۔ یعنی ایسا زیور بنانا جس سے زینت وخوبصورتی حاصل کی جاتی ہو اور وہ سونے وچاندی کے زیورات ہیں، ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ : اہل معانی کہتے ہیں کہ، جو زیور کی خاطر تپایا جاتا ہے وہ سونا اور چاندی ہے اور جو اسباب کی خاطر تپایا جاتا ہے وہ لوہا، تانبا، قلعی اور سیسہ ہے۔ (تفسیر کبیر)

وقال البيضاوي : والمقصود من ذلك بيان منافعها (1/517)

"اس سے مقصود ان کے فوائد کا بیان کرنا ہے۔ (بیضاوی)

(قال النواب صديق حسن) :

والحلي : بضم الحاء وكسر اللام والياء المشددة اصله حلوي فعلل جمع حلي بالفتح اسم الحلي لكل ما يتزين به من مصاغ الذهب والفضة كذا في النهاية الجزري 1/435

"حلی، اس کی اصل حلوي، جو کہ فعلل فتح کے ساتھ، حلی کی جمع ہے۔ ہر اس سونے چاندی کے زیور کو کہا جاتا ہے جس سے زینت حاصل کی جاتی ہو"۔ (نھایہ جزری)

اور چاندی کو خاص کرنا تخصیص بلا مخصص اور قرآنی آیات کی سلامت کے مخالف ہے۔ كما لا يخفى على المتامل الماهر۔ اور صحیح بخاری و مسلم سے عورتوں کو سونے کے زیور کی اباحتِ عمومی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے :

باب العرض في الزكوة.... وقال النبي صلى الله عليه وسلم : تصدقن ولو من حليكن، فجعلت المراة تلقي خرصها وسخابها (فتح الباری 3/312)

"زکاۃ میں اسباب لینے کا باب۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (عورتوں سے) فرمایا: صدقہ دو، اگرچہ تمہارے زیور ہی کیوں نہ ہوں، چنانچہ عورتیں اپنی اپنی بالیاں اوراپنے اپنے ہار ڈالتی تھیں۔

حلی یعنی زیور، خواہ وہ سونے کا ہو یا چاندی کا عموم پایا جاتا ہے، جیساکہ فرمانِ الٰہی ہے:

مِن حُلِيِّهِم عِجلًا جَسَدًا ١٤٨ ... سورة الاعراف

اپنے زیور سے بچھڑا بنایا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو فرمایا: صدقہ یعنی زکاۃ ادا کرو خواہ اپنے زیوروں سے دو۔ اور زیور دونوں اقسام سے ہوتا ہے۔ قاموس میں ہے:

الخرص بالضم و بکسر، حلقۃ الذہب والفضہ او حلقۃ القرط و الحلقۃ الصغیرۃ

"خرص ضمہ و کسرہ کے ساتھ، سونے اور چاندی کا کڑا (کنگن اور چوڑی) یا بالی کے کڑے اور چھوٹے کڑے (چھلے) کو کہتے ہیں۔"

الصراح میں یوں ہے: خرص: بضم و کسر، حلقہ زر و نقرہ۔

سخاب: بکسر سین مہملہ و خاء معجمہ، قلادہ، فارسی میں: گردن بند یعنی ہر عرف میں جو زیور گلے میں پہنا جاتا ہے۔ پس سخاب بھی عام ہے خواہ سونے کا ہو یا چاندی کا، جو کہ ہر شخص حسب مقدور و بغرض زینت بنواتا ہے۔

قرط: ضمہ کے ساتھ، گوشوارہ، (کان کی بالی) بھی عام ہے خواہ چاندی کا ہو یا سونے کا، مُرصع جڑاؤ ہو یا نہ ہو۔

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اللباس میں ذکر کیا ہے:

باب، لخاتم للنساء وکان علی عائشۃ خواتیم ذہب: حدثنا ابو عاصم اخبرنا ابن جریج اخبرنا الحسن بن مسلم عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما شہدت العید مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی قبل الخطبۃ، قال ابو عبداللہ، وزاد ابن وہب عن ابن جریج فاتی النساء فجعلن یلقین الفتخ والخواتیم فی ثوب بلال (فتح الباری 10/330)

"عورتوں کے انگوٹھی پہننے کا بیان اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سونے کی انگوٹھیاں تھیں۔"

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نمازِ عید میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی: اور ابن وہب نے بواسطہ ابن جریج اتنا زیادہ کیا ہے: کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے تو عورتیں بلال کے کپڑے میں انگوٹھیاں اور چھلے ڈالتی تھیں۔"

صحیح مسلم میں ایسے ہے:

قال ابن درید کل ما علق من شحمۃ الاذن فہو قرط سواء کان من ذہب اوخرز (نووی شرح مسلم، البانی 438)

"ابن درید کہتے ہیں کہ: ہر وہ چیز جو کان کی لو میں لٹکائی جائے وہ بالی ہے، خواہ وہ سونے کی ہو یا موتی کی۔"

زیور کے معاملہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے تئیں ابوزرع سے تشبیہ دینا :

اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے : باب حسن المعاشرۃ مع الاہل (بیوی کے ساتھ حسنِ معاشرت کا باب) قائم کیا ہے ۔ پھر گیارہ عورتوں کے واقعہ میں گیارہویں عورت نے کہا :

زوجی ابوزرع فما ابوزرع؟ اناس من حلی اذنی

"میرا شوہر ابوزرع ہے اور ابوزرع کیا خوب شخص ہے ، اس نے زیورات سے میرے دونوں کانوں کو بھاری کر دیا اور ہلا کے رکھ دیا ہے ۔ " (فتح الباری 9/317)

پھر اختتام حدیث پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ :

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت لک کابی زرع لام زرع انتہی مافی فتح الباري (انتہی مافی فتح الباری 9/317 و صحیح مسلم 4/1901)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : میں تیرے لئے ایسے ہوں جیسے ابوزرع ام زرع کے لئے تھا ۔ "

سو ابوزرع کے قصہ سے صاف ظاہر ہوا کہ اس مرد مخیر ، صاحب ثروت اور صاحب دولت نے ام زرع کے دونوں کانوں میں سونے و چاندی کی بالیاں بنوا کر دی تھیں ، بلکہ یہ مقام مدح و زینت ، سونے کے زیور کے اہتمام کا مقتضی ہے ۔ اور ہر صاحب ثروت چاندی کے زیور کو معیوب سمجھتا ہے خصوصاً جبکہ زیور کان کا ہو ۔ اسی بنا پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس سونے کی انگوٹھیاں تھیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ذات مبارک کو ابوزرع کے ساتھ تشبیہ دی ہے ۔

اور امام نووی جملہ اناس من حلی اذنی کے تحت رقمطراز ہیں :

معناہ حلابی قرطۃ وشنوفا فہی تنوس اي تتحرک لکثرتہا ، انتہی کلام الشارح ، وفی روایۃ ابن السکت : "اذنی و فرعی" وفرعا الانسان یداہا ، والحلی حینئذ یعم القرط والشنف والسوار والمعضد ، وتنکیر حلی و شحم للتکثیر کلہ من الفائق (مسلم 2/288 طبع کراچی)

"اس کا یہ معنی ہے کہ اس نے مجھے بالیاں اور کانوں کا زیور اس قدر پہنایا ہے کہ وہ اس کے بوجھ سے جھولتے رہتے ہیں ۔ اور ابن السکیت کی روایت میں " اذنی وفرعی " ہے اور انسان کے فروع اس کے دونوں ہاتھ ہوتے ہیں ۔ سو زیور بالی ، کانوں میں پہنا جانے والا کنگن اور بازو بند کے لئے عام ہوا ۔ "

قرط ، شنف اور بالی کی وضاحت :

نفائس اللغات میں ہے :

بالی نوعی از زیور کہ از سیم و زر سازند و در گوش آویزند پس اگر در نرمہ گوش آویزند بعربی آنرا "قرط" بضم قاف و سکون راء مہملہ و طاء مہملہ گویند و اگر در اعلائے گوش آویزند بعربی آنرا "شنف" بفتح شین معجمہ و سکون نون و فا در آخر گویند و فارسی ہمہ را گوشوارہ و آویزہ گوش گریند ۔ (کذافی النفائس)

"بالی زیور کی ایک قسم ہے جو کہ سونے و چاندی سے بناتے ہیں اور کان میں لٹکاتے ہیں ، پس اگر اس زیور کو کان کی لو میں لٹکایا جائے تو عربی میں اسے "قرط" کہتے ہیں ، جو کہ قاف کے ضمہ اور را و طا کے سکون سے ہے ، اور اگر اس کو کان کے اوپر والے حصہ میں لٹکایا جائے تو عربی میں اس کو "شنف" شین کی فتح اور نون کی جزم سے کہتے ہیں اور فارسی میں تمام کو بالی یا کان میں لٹکائے جانے والے کو زیور کو کہتے ہیں ۔ "

حلی : سونے چاندی کے لئے عام ہے :

صحیح بخاری و مسلم کی حدیث سے "حُلی" عموم کو ظاہر کرتا ہے، خواہ وہ سونے کی قسم ہو یا چاندی کی۔ اور چاندی کی تخصیص، بلا مخصص اور بلا مرجح باطل تصور ہوگی، بلکہ سونے کی تائید میں تو مندرجہ ذیل دلائل ہیں:

جیسا کہ ابوداؤد میں باب الکنز میں ہے:

ماھو زکاۃ الحلی:

حدثنا ابو کامل و حمید بن مسعدۃ المعنی ان خالد بن الحارث حدثہم قال حدثنا حسین بن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرءۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنۃ لہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من ذہب، فقال لہا اتعطین زکاۃ ہذا؟ قالت لا، قال: ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامۃ سوارین من نار؟ قال، فخلعتہما فالقتہما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ہما للہ ولرسولہ انتہی وہکذا (رواہ النسائی 2/280، ابوداؤد 1/212، سلفیہ)

زیور کی زکاۃ کیا ہے!

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی، جس کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا، کیا تم اس کی زکوۃ دیتی ہو؟ اس نے جواب عرض کیا: "نہیں" اس پر آپ نے فرمایا: کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے؟ اس عورت نے وہ دونوں کنگن پھینک دیئے، اور بولی کہ یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے ہیں۔" (النسائی)

قال الحافظ عبد العظیم المنذري: لعل الترمذي قصد الطریقین الذین ذکرہما والا فطریق ابی داؤد لا مقال فیہا ثم بینہا رجلا، رجلا، کذا فی المحلی شرح موطا مالک، رواہ ابوداؤد

"امام منذری کہتے ہیں کہ: امام ترمذی نے دو سندوں کا ذکر کیا ہے ورنہ امام ابوداؤد کی ذکر کردہ سند بھی ایسی ہے جس میں کوئی جرح نہیں ہے، پھر انہوں نے ایک ایک راوی کی وضاحت کری ہے۔" (ابوداؤد)

قال فی فتح القدیر: قال ابو الحسن بن قطان اسنادہ صحیح، وقال المنذري فی مختصرہ اسنادہ لا مقال فیہ، وانما اخرج ابو داؤد عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا قالت: کُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللہِ! أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ واسنادہ جید، کذا فی المحلی (کذا فی المحلی 6/97، منذری 2/175)

"فتح القدیر میں ہے کہ: ابو الحسن بن قطان نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔ امام منذری نے اپنی مختصر میں کہا ہے کہ: اس کی سند میں کوئی مقال نہیں ہے اور ان دونوں کو ابوداؤد نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہتی ہیں کہ: میں سونے کی پازیب پہنا کرتی تھی، میں نے کہا! اے اللہ کے رسول کیا یہ کنز (خزانہ) ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ نصاب کو پہنچ جائے اور ان کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو کنز نہیں ہے، اور اس کی سند جید ہے۔"

اسی طرح سنن ابی داؤد میں ہے:

(1) باب فی الحریر للنساء: عن عبد اللہ بن زریر انہ سمع علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال: ان ہذین حرام علی ذکور امتی ([6])

"عورتوں کے لئے ریشم کا باب: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں ہاتھ میں سونا پکڑا، پھر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔"

(2) اور نسائی کے باب تحریم لبس الذہب (سونا پہننے کی حرمت) میں ہے:

عن ابی موسیٰ الاشعري رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ عزوجل احل لاناث امتی الحریر والذہب وحرمہ علی ذکورہا انتہی (نسائی 8/139، ابن ماجہ)

"حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل نے ریشم اور سونے کو میری امت کی عورتوں کے لئے حلال قرار دیا ہے اور مردوں کے لئے حرام۔"

(3) تحریم الذہب علی الرجال

"مردوں کے لئے سونے کی حرمت"

عن عبداللہ بن زریر انہ سمع علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال: ان ہذین حرام علی ذکور امتی انتہی مافی النسائیٰ (انتہی مافی النسائیٰ 8/139 ابن ماجہ حدیث 3595)

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم پکڑا اور بائیں ہاتھ میں سونا، پھر فرمایا: یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔"

اس حدیث کو امام نسائی نے چار طرق سے روایت کیا ہے ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور دوسرا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ابن ماجہ نے بھی اس حدیث کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے فرماتی ہیں: کہ

(4) قالت اہدي النجاشي الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلقۃ فیہا خاتم ذہب فیہ فص حبشي فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود وانہ لمعرض عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا بابنۃ ابنتہ امامۃ بنت العاص فقال: تحلی ہذا یا بنیۃ (ابن ماجہ 2/1202، ابوداؤد 4/535)

"نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک چھلا بھیجا اس میں سونے کی انگوٹھی تھی اور اس میں ایک سیاہ نگینہ جڑا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک لکڑی سے چھوا اور آپ اس سے نفرت کر رہے تھے یا کسی انگلی سے لیا، پھر اپنی نواسی امامہ بنت العاص (حضرت زینت رضی اللہ عنہا کی بیٹی) کو بلایا اور فرمایا: بیٹی! اسے پہن لو۔" (ابن ماجہ)

(5) ترمذی میں باب ماجاء فی الحریر والذہب للرجال...

حدثنا اسحاق بن منصور ثنا عبداللہ بن نمیر ثنا عبداللہ حدثنا عبداللہ بن عمر عن نافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی موسیٰ الاشعري رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: حرم لباس الحریر والذہب علی ذکور امتی واحل علی اناثہم وفی الباب عن عمر وعلی وعقبۃ بن عامر وام ہانی وانس وحذیفۃ وعبداللہ بن عمرو وعمران بن حصین وعبداللہ بن الزبیر وجابر وابی ریحانۃ وابن عمر والبراء رضی اللہ عنہم ہذا حدیث حسن صحیح مافی الترمذي 4/217، وفی المشکوۃ فتح الربانی 17/270 وابوداؤد والنسائی 8/139)۔۔۔

"(مردوں کے لئے سونا اور ریشم پہننے کے بیان) میں ہے: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: سونا اور ریشمی لباس میری امت کے مردوں کے لئے حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال کیا گیا ہے۔ اور اس باب میں حضرت عمر، علی، عقبہ بن عامر، ام ھانی، انس، حذیفہ، عبداللہ بن عمرو، عمران بن حصین، عبداللہ بن الزبیر، جابر، ابوریحانہ، ابن عمر اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مروی ہیں۔ اور یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ (مشکوۃ 2/1244 البانی)

(6) اور بلوغ المرام میں ہے:

عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : احل الذھب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورھا   رواہ احمد والنسائی والترمذي وصححۃ   انتہی (النسائی 8/139، ترمذی 4/217، مصنف عبدالرزاق حدیث 19930، بلوغ المرام 148)

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور ان کے مردوں کے لئے حرام کیا گیا ہے۔ احمد، نسائی اور ترمذی نے اسے صحیح کہا۔"

سونے اور ریشم عورتوں کے لئے حلال اور ان دونوں کا مردوں کے لئے حرام ہونا سولہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، جو کہ واقفان حدیث پر مخفی نہیں ہے، اور اسی باب میں مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات مروی ہیں :

(7) اخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذھبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکور امتی، زاد ابن ماجۃ: حل لاناثھم .... وبین النسائی والاختلاف فیہ علی یزید بن ابی حبیب   قال الحافظ وھواختلاف لایضر ونقل عبدالحق عن ابن المدینی انہ قال حدیث حسن ورجالہ معروفون   انتہی مافی نیل الاوطار للشوکانی ([7])

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشم اور بائیں میں سونا پکڑا، پھر فرمایا : یہ دونوں میری امت کے مردوں کے لئے حرام ہیں۔ ابن ماجہ میں اضافہ ہے : ان کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔ امام نسائی نے یزید بن ابو حبیب کے متعلق اختلاف ظاہر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ : یہ اختلاف بے ضرر ہے۔ عبدالحق نے ابن المدینی سے نقل کیا ہے کہ : انہوں نے کہا، کہ حدیث حسن ہے اور اس کے راوی معروف ہیں۔"

ہر گاہ علی بن المدینی نے اس حدیث کی تحسین کی ہے اور اس کے رواۃ کو معروف بالعدالۃ کہا ہے تو پھر اس کی تضعیف کون کر سکتا ہے۔ حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تقریب میں فرماتے ہیں :

علی بن عبداللہ المدینی البصري ثقۃ ثبت امام اعلم اھل عصرہ بالحدیث وعللہ حتی قال البخاري : مااستصغرت نفسی الا عندہ   (تقریب 373 فاروقی ملتان)

"حضرت علی بن المدینی البصری ثقہ، حجۃ، اپنے زمانہ کے حدیث اور علل الحدیث کے سب سے بڑے امام ہیں۔ حتیٰ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ : میں نے خود کو ماسوا ابن المدینی کے کسی کے سامنے چھوٹا محسوس نہیں کیا۔"

وقال شیخہ ابن عیینۃ : اتعلم منہ اکثر مما یتعلم منی

"ان کے شیخ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ : میں ابن المدینی سے اس سے کہیں بڑھ کر سیکھتا ہوں جو وہ سے سیکھتے ہیں۔"

وقال النسائی : کان اللہ خلقہ للحدیث   (کذا فی التقریب 373)

"امام نسائی فرماتے ہیں کہ : اللہ تعالیٰ نے ان کو حدیث کے لئے پیدا فرمایا ہے۔"

سونے کا زیور عورت کے لئے بوجوہ یقینا جائز ہے :

مندرجہ بالا تحریر سے سونے کا زیور عورت کے حق میں بلا ریب ثابت ہوتا ہے اور وعید نار والی حدیث عورتوں کے حق میں سونے کے زیور کا استعمال چند وجوہ کے سبب مذکورہ بالا دلائل کا مقابلہ میں معارض نہیں ہو سکتی۔

وجہ اول :

کہ جواز کے دلائل کثرت وقوت کی بنا پر ارجح واکثر ہیں، اور حدیث وعیدِنار مرجوح اور کمتر ہے، کیونکہ جواز کی دلیل کے لئے قرآنی آیات اور بخاری و مسلم کی حدیث وعیدِ نار والی حدیث کے خلاف واضح حجت ہے۔ کمالا یخفی علی المتتبع الماہر۔

وجہ دوئم :

کہ عورت کے حق میں حرمت کی روایت جو نیچے آرہی ہے قرآنی آیات، حدیث شیخین اور سولہ، سترہ صحابہ کرام کی روایات کی رو سے منسوخ ہے۔ شرح السنۃ میں ہے :

قال البغوي ہذا الحدیث منسوخ بحدیث ابي موسیٰ الاشعري انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : احل الذہب والحریر للاناث من امتی کذافی المرقاۃ وغیرہا([8])

"امام بغوی کہتے ہیں کہ : یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے منسوخ ہے کہ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لئے حلال ہے۔"

شیخ جلال الدین السیوطی شرح نسائی میں رقمطراز ہیں :

یا معشر النساء امالکن فی الفضہ ما تحلین اما انہ لیس منکن امراۃ تحلت ذہبا تظہرہ الاعذبت بہ ہذا منسوخ بحدیث : ان ہذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثہا([9])

"اے عورتوں کی جماعت کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں، دیکھو! جو عورت تم میں سے سونے کا زیور پہن کر (اجنبی مردوں کو یا فخر سے) نمودو نمائش کرے تو اس کو عذاب ہوگا۔ یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہے : بے شک یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں اور عورتوں کے لئے حلال۔"

قال ابن شاہین فی ناسخہ : کان فی اول الامر یلبس الرجال خواتیم الذہب وغیر ذلک وکان الخطر قد وقع علی الناس کلہم ثم اباحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء دون الرجال، فصار ما کان علی النساء من الخطر مباحا لہن، فنسخت الاباحۃ بالخطر، وحکی النووي فی شرح مسلم اجماع المسلمین علی ذلک انتہی مافی زہر الربي علی المجتبي الحافظ جلال الدین السیوطی 8/135 حاشیہ

"ابن شاہین اپنی ناسخ میں لکھتے ہیں کہ : ابتدائے امر میں مرد سونے وغیرہ کی انگوٹھیاں پہنا کرتے تھے اور لوگ ان سے خطرہ محسوس کرنے لگے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے علاوہ عورتوں کے لئے حلال قرار دے دیا، سو جو چیز عورتوں کے لئے باعث خطرہ تھی ان کے لئے مباح کر دی گئی اور اباحت نے خطرہ کو منسوخ کر دیا اور امام نووی نے شرح مسلم میں اس پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے۔ زہر الربی علی المجتبی

والثانی : ان النساء احوج الی تزیین لیرغب فیہن ازواجہن ولذلک جرت عادۃ العرب والعجم جمیعا بان یکون تزینہن اکثر من تزیینہم، فوجب ان یرخص لہن اکثر مما یرخص لہم ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم : احل الذہب والحریر للاناث من امتی وحرم علی ذکورہا انتہی مافی حجۃ اللہ البالغۃ للشیخ الشاہ ولی اللہ المحدث الدہلوي (حجۃ اللہ مترجم 430 طبع کراچی نور محمد)

"اور دوسری بات یہ کہ : خواتین زیب وزینت کی زیادہ ضرورت مند ہیں، تاکہ ان کے شوہر ان میں راغب ہوں، اسی لئے تمام عرب و عجم میں یہ بات عام ہے کہ عورتوں کی زیبائش مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے، سو ضروری تھا کہ ان کو مردوں کی نسبت زیادہ رخصت دی جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ سونا و ریشم میری امت کی خواتین کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

در موطا امام مالک مذکور ست کہ عبداللہ بن عمر زیور طلائی میپوشانید دختران وکنیزان خود از زر پس برنمی برآورد از زیور ایشان زکوۃ۔ (موطا مسوی/207)

"مؤطا امام مالک میں ہے کہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں اور کنیزوں کو سونے کا زیور پہنایا کرتے تھے اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتے تھے۔"

مالک عن نافع ان عبداللہ بن عمر کان یحل بناتہ وجواریہ الذھب ثم لایخرج حلیھن الزکوۃ انتھی (مؤطا 1/214، فوائد عبدالباقی)

"مالک، نافع سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر اپنی بیٹیوں اور بچیوں کو سونے کا زیور پہنایا کرتے تھے اوران کے زیور کی زکاۃ نہ ادا کرتے تھے۔"

وجہ سوم:

کہ یہ وعیدنار سونے کا زیور پہننے پر نہیں فرمائی، بلکہ یہ وعیدنار ایسے لوگوں کے لئے ہے جو اسے بقصد ریا اور نمود و تکبر کے طور پر استعمال کریں اور جاہلیت کی سی زینت و سنگار کا اظہار کرنے والے ہوں، کیونکہ یہ ہر زمانہ کے اہل اسراف واتراف اور اغنیاء کا شعار رہا ہے، سو جوان امور خارجیہ سے متصف ہو کر سونے کا زیور پہنے اس کے لئے وعیدِ نار کا موجب ہے اس لئے کہ لباس حریر اور طلائی زیورات میں اکثر و بیشتر ریاء و تکبر پایا جاتا ہے، بخلاف چاندی کے زیور کے کہ یہ اغنیاء کے نزدیک عرفاً نہایت بے قدر تصور کیا جاتا ہے، اسی تکبر و ریاء کے فاخرانہ لباس اور سونے کے زیور سے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

من لبس ثوب شدرۃ البسہ اللہ ثوب مذلۃ یوم القیامۃ ([10])

"جو کوئی فاخرانہ لباس پہنتا ہے، اللہ تعالی اس کو روز قیامت ذلت و رسوائی کا لباس پہنائے گا۔"

سو اس حدیث میں لباس شہرت اور ریاء و افتخار آخرت میں موجب لباس مذمت ہوا نہ کہ نفسِ لباس زینت۔ چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اللہ جمیل یحب الجمال ([11])

"اللہ تعالی خوبصورت ہے خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔"

پھر فرمایا:

من ترک لبس ثوب جمال وھو یقدر علیہ، وفی روایۃ تواضعا کساہ اللہ حلۃ الکرامۃ ([12])

"جس شخص نے قدرت کے باوجود تواضع و انکساری کرتے ہوئے لباس جمال ترک کیا اللہ تعالیٰ اس کو حلہ کرامت پہنائے گا۔"

شارع کا مقصود یہ ہے کہ فاخرانہ لباس اور بیش قیمت سونے کے زیورات جہاں دنیا میں محنت شاقہ اور موجبِ جانفشانی ہیں وہاں آخرت سے غفلت و نسیان کا سبب بھی ہیں اور بقدر حاجت براری، دارین میں راحت و اطمینان کا سبب ہوگا۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يَـٰبَنِىٓ ءَادَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَٰرِى سَوْءَٰتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ... ٢٦ ... سورة الاعراف

"اے آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپاتا ہے اور موجب زینت بھی ہے اور تقویٰ کا لباس، یہ اس سے بڑھ کر ہے۔"

"خیر الامور اوسطھا" کو اپنانا ہی زیب دیتا ہے، اور اسی اظہار و نمود وافتخار کے باعث امام عبدالرحمن نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے "باب الکراھیۃ للنساء فی اظہار الحلی والذھب" عورتوں کو سونا اور زیورات کے اظہار کی کراہت کا باب قائم کیا ہے اور اس میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے دو طریق سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ:

خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: معشر النساء اما انہ لیس منکن امراءۃ تحلی ذھبا تظھرہ الاعذبت ([13])

"ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے عورتوں کی جماعت خبر دار! جس عورت نے سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کیا وہ عذاب سے دوچار ہوگی۔"

پس سونے کا ریا، وتکبر کے طور پہن کر اظہار کرنا تو موجبِ وعید نار ہوگا اور بلا ریاء وافتخار پہننا اس وعید سے خارج ہوگا، کیونکہ جملہ "تظہرہ" "ذہب" کی صفت واقع ہوا ہے جو کہ اس بات کی بین دلیل ہے۔ کما لایخفی علی المتامل الذکی الماہر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات کو زیور پہننے سے روکنا:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بگاہے اپنے اہل کو ترغیب وترہیب کی بنا پر ریشم وزیور پہننے سے مطلقا منع فرماتے تھے جیسا کہ نسائی میں ہے:

عن عقبۃ بن عامر رضی اللہ عنہ یخبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یمنع اہلہ الحلیۃ والحریر ویقول: ان کنتم تحبون حلیۃ الجنۃ فلا تلبسوہا فی الدنیا ([14])

"حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کو زیور اور ریشم سے منع کرتے تھے اور فرماتے: اگر تم جنت کے زیور اور ریشم کو پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔"

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ازواج مطہرات کو بوقت شب جگاتے اور فرماتے تھے:

من یوقظ صواحب الحجرات، رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ (فتح الباری 3/14، اطراف 4724، 7347)

"کون ہے جو اہل حجرات (ازواج مطہرات) کو جگائے (تاکہ وہ نماز پڑھیں)، کتنی ہی عورتیں جو دنیا میں لباس پہننے والی ہیں قیامت کے روز ننگی ہوں گی۔" (ترمذی احمد شاکر 5/487)

یہ ترغیب عبادت، نمازِ تہجد اور اعراض عن الدنیا کی خاطر اور مواخذہ آخرت سے ترہیب کے لئے ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ لباس زینت سے مطلقا منع نہ کرتے تھے کہ ہر مقام پر حرمتِ عمومی خلافِ عقل ونقل اور اس آیت کریم کے مخالف ہے:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ ... ۳۲ سورۃ الاعراف

"کہہ دیجئے کہ اللہ کے پیدا کئے ہوئے اسباب زینت کو، جن کو اس نے اپنے بندوں کے لئے بنایا ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں کو کسی شخص نے حرام کیا ہے۔ الآیۃ

لیکن لوازمات ضروریہ سے بڑھ کر چمک دمک واسراف تقرب الٰہی اور آخرت میں رفعِ درجات کے لئے مضر ہے، یہ نہیں کہ یہ مطلقا حرام اور دخولِ نار کا موجب ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا:

یا عائشۃ ان اردت اللحوق بی فلیکفک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ([15])

"اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تو مجھ سے ملنا چاہتی ہے تو تجھے دنیا سے سوار کے توشہ کی مانند کافی ہو اور دولت مندوں کی ہم نشینی سے بچتی رہو۔"

وجہ چہارم:

یہ وعیدِ نار ان لوگوں کے لئے ہے، جو ہمہ وقت دنیا کی حرص میں لذات وشہوات، فاخرانہ لباس اور بیش قیمت نفیس زیورات کے طلبگار، مال ودولت کے اسراف میں ایک دوسرے

سے بڑھ کر مستغرق رہتے ہوئے دنیا کے لذائذ وظرائف فراہم کرنے میں لگے رہتے ہیں، حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر شب و روز اسی میں غلطاں وپیچاں رہتے ہیں، اور خود کو فقراء و مساکین سے اعلیٰ تصور کرتے ہوئے بڑے نازاں و فرحاں رہتے ہیں اور دنیا کی رغبتوں میں اللہ و رسول کو بھول جاتے ہیں۔ اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے ایسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا اوران کی امت کو سنایا:

وَلا تَعدُ عَيناكَ عَنهُم تُريدُ زينَةَ الحَيوٰةِ الدُّنيا وَلا تُطِع مَن أَغفَلنا قَلبَهُ عَن ذِكرِنا وَاتَّبَعَ هَوىٰهُ وَكانَ أَمرُهُ فُرُطًا ﴿٢٨﴾... سورة الكهف

"اور خبردار! تیری نگاہیں ان سے ہٹنے نہ پائیں کہ دنیوی زندگی کے ٹھاٹھ کے ارادے میں لگ جا، دیکھ اس شخص کا کہنا ماننا جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کردیا اور جو اپنی خواہش کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور جس کا کام حد سے گزر چکا ہے۔"

عورتیں خصوصاً خواہشات دنیاوی پر مرمٹتی ہیں اور سونے کے خوشنما زیورات پر جان چھڑکتی ہیں اور بھاری بیش قیمت زیور پر فریفتہ ہوجاتی ہیں۔ اس کی حرص میں مبتلا، شب و روز اس میں ایسی حواس باختہ رہتی ہیں کہ احسان فراموش ہوجاتی ہیں جیسا کہ بخاری میں ہے:

ويكفرن العشير ويكفرن الاحسان، لواحسنت الى احداهن الدهر ثم رات منك شيئا قالت: ما رايت منك خيرا قط (فتح الباری 1/83، احمد 359،1/298)

"خاوند کے احسان کا انکار کرتی ہیں اگر تم پوری عمر ان کے ساتھ احسان کرو پھر ذرا ناگواری پیدا ہوجائے تو فوراً کہے گی میں نے تم سے کبھی خیر نہیں دیکھی۔"

اور اسی مال کی کثرت ہی کی خواہش مند رہی ہیں:

گل خورشید ٹیکا ہو قمر اکا ہو بازو کا

اور سونے کے زیور کی کم مقدار پر اکتفا نہیں کرتیں، بلکہ زیورات کی مختلف انواع و اقسام اور زیادہ سے زیادہ حصول کی خواہش کرتے ہوئے اسراف و اتراف میں گم ہوجاتی ہیں، مثلاً جو زیور دو تین تولہ میں بن سکتا ہے اس پر خوش نہیں ہوتیں جبکہ پانچ چھ تولہ کا نہ بن جائے، حالانکہ زیور ایک تولہ کا ہو یا دو چار تولہ کا زیب و زیبائش میں مساوی ہے اس پر قناعت نہیں کرتیں، بلکہ متعددالانواع زیورات سے زیب و زینت کی طلبگار رہتی ہیں۔ عورتوں کی اسی آرائشِ نقش و نگار کی بے تحاشا حرص کے پیش نظر پر تقی میر نے کہا ہے:

یار کی بالی کا جھمکا قدرت اللہ کی

عقد پروین کان میں زہرہ کی زیور ہوگیا

مزید فرمایا:

تیرے زیور کے نگین رات کو ایسے چمکے

ایک جگنی سے ہوئے سینکڑوں جگنو پیدا

بہرحال حس سے بڑھی ہوئی مال کی حرص و محبت آخرت سے غفلت و نسیان کا موجب ہے اور اسراف کی تعریف یہ ہے:

لتجاوز مالکم یکن فی حقہ ان یتجاوز

وہ اتنا حد سے بڑھا جتنا اسے بڑھنا روا نہ تھا

اوریہ عادت شرعاً و عقلاً مذموم ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ فرقان میں عباد الرحمٰن کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی بیان فرمائی ہے :

وَالَّذينَ إِذا أَنفَقوا لَم يُسرِفوا وَلَم يَقتُروا وَكانَ بَينَ ذٰلِكَ قَوامًا ﴿٦٧﴾... سورة الفرقان

"اور جو خرچ کرتے وقت بھی نہ تو اسراف کرتے ہیں نہ بخیلی، بلکہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقے پر خرچ کرتے ہیں ۔"

اور دوسرے مقام پر فرمایا :

وَأَنَّ المُسرِفينَ هُم أَصحـٰبُ النّارِ ﴿٤٣﴾... سورة المؤمن

"بے شک اسراف کرنے والے دوزخی ہیں ۔"

و عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال : کل ما شئت والبس ما شئت ما خطاتک اثنتان سرف و مخیلۃ (رواہ البخاری ، فتح الباری 10/252)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کہ جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پیو، بشرطیکہ دو باتیں نہ ہوں (ایک) اسراف (دوسرا) تکبر ، (بخاری)

و عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : کانوا واشربوا و تصدقوا والبسوا مالم یخالط اسراف ولا مخیلۃ (رواہ احمد و النسائیٔ و ابن ماجہ 2/1192 ، فتح الباری 10/252)

"حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور پہنو، جب تک اسراف اور تکبر نہ ہو ۔"

جب مباح چیز میں اسراف و تکبر پایا گیا تو وہ چیز شرعاً ممنوع یعنی محظور لغیرہ ہوئی لعینہ اور اسی حرص شدید پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تعس عبد الدینار و عبد الدرہم و عبد الخمیصۃ کما رواہ البخاري عن ابی ہریرۃ (فتح الباری حدیث 2787 ، مصابیح السنۃ 3/416)

"ہلاک ہو جائے درہم و دینار کا بندہ اور خمیصہ (چادر) کا بندہ ۔"

سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اسراف و اتراف کثیر پر "لبس الذہب الا مقطعا" (ماسوا کٹے ہوئے سونے کے پہننے) سے نہی کی ہے ۔ کما رواہ النسائی ۔

قال فی النہایۃ : اراد الشیء الیسیر و کرہ الکثیر الذي ہو عادۃ اہل السرف والخیلاء انتہی کذا ذکرہ الشیخ جلال الدین السیوطی و شرح السنائی سلفیہ 2/278

"نہایہ میں ہے کہ : اس سے آپ نے تھوڑی چیز مراد لی ہے اور مسرفین و متکبرین کی عادتِ تکثیر کو ناپسند کیا ہے ۔"

اور اہل الحدیث کو بنظر اسناد اصل میں بھی کلام ہے اور اس کا بیان بالفعل تعذر ہے ۔

امام نووی شرح مسلم نے باب قائم کیا ہے :

تحریم خاتم الذہب علی الرجال و نسخ ما کان من اباحتہ فی اول الاسلام

"مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت اور ابتدائے اسلام میں اس کے جواز کے منسوخ ہونے کا بیان ۔"

واجمع المسلمون علی اباحۃ خاتم الذہب للنساء واجمعوا علی تحریمہ علی الرجال الا ما حکی عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن محمد بن حزم انہ اباحہ و عن بعض انہ مکروہ لا حرام وہذان النقلان باطلان قائلہما محجوبہ بہذہ الحدیث التی ذکرہا مسلم مع اجماع من قبلہ علی تحریمہ مع قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الذہب والحریر : ان ہذین حرام علی ذکور امتی حل لاناثہا انتہی (مسلم 2/195)

"اور مسلمانوں کا عورتوں کے لئے سونے کی انگوٹھی پہننے کے جواز پر اجماع ہے اور وہ اس پر بھی متفق ہیں کہ وہ مردوں کے لئے حرام ہے۔ ماسوا ابوبکر بن عمر بن محمد بن حزم کے مخالف قول کے کہ انہوں نے اس کو مباح قرار دیا ہے۔ اور بعض کا خیال ہے کہ وہ مکروہ تو ہے مگر حرام نہیں، اور یہ دونوں باتیں گزشتہ سطور میں مذکور ریشم و سونے کی حرمت سے متعلق فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب باطل ہیں کہ : یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام اور ان کی عورتوں کے لئے حلال ہیں۔"

اور ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی وعید سونے کا زیور پہننے پر نہیں فرمائی بلکہ اس افراط پر ہے جو کہ نمود و ریاء اور فخر و تکبر کا موجب بنتا ہو۔ وکم من شیء یکرہ او یحرم بمجاورۃ شیء آخر کما تقرر عند المحدثین والمجتہدین (کتنی ہی چیزیں کسی دوسری چیز کے اتصال سے مکروہ یا حرام ہو جایا کرتی ہیں) کما لا یخفی علی المتامل الماہر بالنصوص۔ اور ہماری اس تحریر کی تائید میں محدث علامہ شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغۃ میں رقمطراز ہیں :

اللباس والزینۃ والاوانی ونحوہا : اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر الی عادات العجم وتعمقاتہم فی الاطمنان بلذات الدنیا فحرم رؤسہا واصولہا وکرہ ما دون ذلک، لانہ علم ان ذلک مفض الی نسیان الدار الآخرۃ، مستلزم للاکثار من طلب الدنیا، فمن تلک الرؤس اللباس الفاخر، فان ذلک اکبر ہمہم فخرہم والبحث عنہ من وجوہ منہا

الاسبال فی القمص والسراویلات فانہ لا یقصد بذلک الستر والتجمل اللذان ہما المقصودان فی اللباس وانما یقصد بہ الفخر واراءۃ الغنی ونحو ذلک والتجمل لیس الا فی القدر الذي یساوي البدن قال صلی اللہ علیہ وسلم : لا ینظر اللہ یوم القیامۃ الی من جر ازارۃ بطرا وقال صلی اللہ علیہ وسلم : ازرۃ المومن الی انصاف ساقیہ، ولا جناح علیہ فما بینہ وبین الکعبین وما اسفل من ذلک ففی النار

ومنہا : الجنس المستغرب الناعم عن الثیاب، قال صلی اللہ علیہ وسلم : من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ یوم القیامۃ

ومنہا : الثوب المصبوغ بلون مطرب یحصل بہ الفخر والمروۃ فنہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المعصفر والمزعفر، وقال : ان ہذہ من ثیاب اہل النار

والذموم : الامعان فی التکلف والمراتہ والتفاخر بالثیاب وکسر قلوب الفقراء وفی الفاظ الحدیث اشارات الی ہذہ المعانی، کما لا یخفی علی المتامل

ومناط الاجر ردع النفس عن اتباع داعیۃ الغمط والفخر ومن تلک الرؤوس الحلی المترفۃ وہنا أصلان : أحدہما : أن الذہب ہو الذي یفاخر بہ العجم، ویفضی جریان الرسم بالتحلی بہ إلی الإکثار من طلب الدنیا والفضۃ، ولذلک شدد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الذہب وقال : ولکن علیکم بالفضۃ والعبوا بہا

والثانی : ان النساء احرج الی تزین لیوغب فیہن ازواجہن ولذلک جرت العادۃ العرب والعجم جمیعا بان یکون تزینہن اکثر من تزینہم، فواجب ان یرخص لہن اکثر مما یرخص لہم ولذلک قال صلی اللہ علیہ وسلم : احل الذہب والحریر للاناث من امتی وحرم علی ذکورہا ما فی حجۃ اللہ البالغۃ بقدر الحاجۃ (2/189،190)

لباس، زیبائش اور برتن وغیرہ :

جان لیجئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں کی عادات اور ان کا دنیا کی لذتوں سے اطمینان حاصل کرنے اور ان میں گہری دلچسپی لینے کے پیش نظر ان کے اصول و قواعد کو حرام اور اس کے علاوہ کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ ان کو معلوم تھا کہ، وہ آخرت کے بھولنے کا موجب ہے اور طلب دنیا کے حصول کی بہتات کو مستلزم ہے۔ سو ان اصول میں سے ایک فاخرانہ لباس ہے جو ان کے لئے باعثِ فخر اور ان کا مطمحِ نظر ہے اور اس کا باعث کئی ایک اسباب ہیں :

ان میں سے ایک قمیص اور شروال کو نیچے لٹکانا ہے، جس سے نہ پردہ اور نہ ہی تزین مقصود ہوتی ہے جو کہ لباس کا اصل مطلوب ہے بلکہ اس سے مقصود فخر و مباہات اور اظہارِ ثروت

وغیرہ ہوا کرتا ہے۔ اور تزئین و آرائش تو وہی اچھا لگتا ہے جو جسم کے مساوی ہو، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: اللہ تعالیٰ روز قیامت اس شخص کی طرف نظرِ رحمت سے نہ دیکھے گا جو اپنی تہہ بند کو تکبر سے گھسیٹ کر چلتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مومن کی چادر پنڈلیوں کے درمیان تک ہوتی ہے اور اس میں کوئی حرج جبکہ وہ ٹخنے اور نصف پنڈلی کے مابین ہو اور جو اس سے نیچے ہوگی تو وہ حصہ دوزخ میں جائے گا۔

اور ان میں سے ایک: کپڑوں کی نرم و ملائم اور نادر قسم ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

اور ان میں دوسرا: بھڑکیلے و شوخ رنگوں کا لباس ہے جس سے فخر و نخوت ٹپکتی ہو۔ سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معصفر (زرد رنگ) اور مزعفر (زعفران سے رنگے ہوئے) لباس سے منع کیا ہے اور فرمایا: یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ اور مذموم صفت یہ ہے: تکلف و نخوت، فاخرانہ لباس اور فقراء کے دل توڑنے میں مبالغہ آرائی سے کام لینا، جس کا حدیث کے الفاظ میں مفہوم موجود ہے اور اجر کا دارومدار نفس کو حقارت و تکبر کے داعیہ کی اتباع سے روکنا ہے اور انہیں قواعد سے فاخرانہ زیورات بھی ہیں، جس کی دو وجوہ ہیں:

1۔ عجمی لوگ چاندی کو چھوڑ کر سونے پر فخر کرتے ہیں، جبکہ اس کا اظہار کرنا طلب دنیا کی کثرت کی طرف لے جانے والا ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے متعلق سختی کی ہے، اور فرمایا: چاندی کو پہنا کرو اور اس سے دل بہلاؤ۔

2۔ عورتوں کو اس سے اس لئے مستثنیٰ کیا تاکہ وہ اس سے اپنے شوہروں کے لئے زیبائش حاصل کریں۔ اور یہی طریقہ عرب و عجم میں مروج ہے، کیونکہ عورتوں کی تزئین مردوں کی نسبت زیادہ ہے۔ تو ضروری تھا کہ ان کو مردوں کی نسبت زیادہ رخصت دی جاتی۔ اسی لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سونا میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور مردوں کے لئے حرام کیا گیا ہے۔" (حجۃ اللہ البالغہ)

پس شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بحث سے بھی یہی واضح ہوا کہ بہت زیادہ اسراف و اتراف اور فخر و نمود، منہی عنہ اور دوزخ کی وعید کا موجب ہے، اور عدم اسراف و نمود اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ کما لا یخفی علی المتامل الماہر بکلام الشیخ المحدث

اور جو روایات سونے کے پہننے کے متعلق ابوداؤد وغیرہ میں موجود ہیں تو وہ تکثیر مزید و افراط پر محمول ہیں، چنانچہ جواز و عدم جواز کی احادیث کے مابین تطبیق دی جائے گی یا پھر عدم جواز والی روایات منسوخ تصور ہوں گی۔ جیسا کہ مندرجہ بالا امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ، ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ، نووی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں سے واضح ہے۔ لیکن شاہ صاحب اکثار کو فتویٰ سے ہٹ کر تقویٰ کی بنا پر منع کرتے ہیں کہ اجماع مسلمین کی مخالفت مستلزم نہ ہو۔ اسی طرح مولانا (شاہ) محمد اسماعیل شہید (رحمۃ اللہ علیہ) کی بحث بھی تقویۃ الایمان میں فتویٰ کی بجائے تقویٰ کی بنیاد پر ہے، کیونکہ تردیدات، تشکیکات اور منویعات کی ایک گونہ توجیہ کرتے ہوئے حتما وعیدِ نار تو نہیں ہو سکتی ہاں حدیث کے ظاہری اعتبار سے تو ممکن ہے، لیکن واضح نسخ نا ممکن ہے۔

مولانا موصوف علیہ الرحمہ، ابوداؤد کی حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سونے کی بالی، نتھ، ہار، کنگن، چوڑیاں اور کینٹھی عورتوں کو پہننا حرام ہے، مگر دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو سونا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے دونوں کا استعمال حرام ہے، خواہ دونوں مخلوط ہوں یا علیحدہ علیحدہ، تو اس مضمون کو یوں سمجھا جا سکتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ چاندی کا زیور عورتوں کو پہننا مطلقا پہننا درست ہے اور اگر صرف سونا جیسے کڑے، کینٹھی، بالیاں اور نتھ ہو تو وہ نا درست ہے اور اگر میں چاندی ملی ہوئی ہو یا ملمع ہو یا جڑاؤ ہو تو جائز ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ سونا بھی مطلق مباح ہے، مگر اس کا استعمال اچھا نہیں جیسے طلاق جائز ہے مگر اچھی نہیں یا یہ حدیث اس زیور کے حق میں ہے جس کی زکاۃ نہ دی جائے۔۔۔ الخ (تقویۃ الایمان)

تو مولانا ممدوح کے نزدیک بھی توجیہات ثلاثہ کی بنا پر تقویٰ کی وجہ سے اچھا نہیں۔ فاذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال کما لا یخفی

ابوداوٗد کی وعیدِ نازوالی احادیث کی اسنادی حیثیت :

واضح رہے کہ ابوداوٗد میں وعیدِ نار والی احادیث میں بنظرِ اسناد کلام ہے :

پہلا طریق :

حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ حدثنا عبدالعزیز یعنی ابن محمد عن اسید بن ابی اسید البراد عن نافع ابن عباس عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : من احب ان یحلق حبیبہ حلقۃ من نار فلیحلقہ حلقۃ من ذہب، ومن احب ان یسور حبیبہ سوارا من نار فلیسورہ سوارا من ذہب، ولکن علیکم بالفضۃ فالعبوا بہا (ابوداوٗد 2/225، مشکوٰۃ 2/1256 البانی۔ اسید، قلیل الحدیث، تہذیب 1/344)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہ جو کوئی یہ پسند کرے کہ اپنے دوست کو آگ کا کڑا پہنائے تو وہ اسے سونے کا کڑا پہنا دے، اور جو پسند کرے کہ اپنے دوست کو آگ کا کنگن پہنا دے تو وہ اسے سونے کا کنگن پہنا دے اور لیکن تم چاندی سے دل بہلاوٗ۔ "

اس طریق میں عبدالعزیز اگرچہ صدوق تھا، لیکن کتب غیر سے روایت کرتا تھا اور خطا واقع ہوتی تھی جیسا کہ تقریب میں ہے :

عبدالعزیز بن محمد صدوق وکان یحدث عن کتب غیرہ ویخطی، وقال النسائی حدیثہ عن عبیداللہ العمري منکر من الثامنۃ (التقریب 328) "عبدالعزیز بن محمد صدوق ہے لیکن کتب غیر سے حدیث بیان کرتا اور غلطی کرتا تھا۔ امام نسائی نے کہا، اس کی حدیث عبیداللہ العمری سے منکر ہے، طبقہ ثامنہ میں سے ہے۔ "

واسید بن ابی اسید البراد من الخامسۃ مات فی اول خلافۃ منصور (التقریب 347)

اور یہاں ([16]) عبدالعزیز بن محمد کی اسید بن ابی اسید سے روایت معنعن ہے ان کی ملاقات کا ثبوت درکار ہے خواہ ایک ہی مرتبہ ہو توانقطاع محتمل ہے، سو خطا اور انقطاع کے احتمال کے سبب روایت قابل احتجاج نہیں رہی۔

دوسرا طریق یہ ہے :

حدثنا مسدد ابو عوانۃ عن ربعی بن حراش عن امراتہ عن اخت لحذیفۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : یا معشر النساء اما لکن فی الفضۃ ما تحلین بہ اما انہ لیس منکن امرءۃ تحلی ذہبا تظہرہ الاعذبت بہ انتہی (ابوداوٗد 4/436، نسائی 8/157، مسند احمد 6/357، مصابیح 3/210 قال الالبانی فی اسنادہ ضعف، مشکوٰۃ 2/1257)

"ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ سے روایت کی ہے کہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اے عورتوں کی جماعت! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں۔ دیکھو! جو عورت سونے کا زیور پہن کر اس کا اظہار کرے تو اسے عذاب ہوگا۔ "

اس روایت میں ربعی بن حراش کی بیوی مجہول الاسم والعدالہ والضعف ہے۔

تقریب میں ہے :

ربعی بن حراش عن امرءتہ لم اقف علی اسمہا (کذا فی التقریب)

"ربعی بن حراش اپنی جس بیوی سے روایت کرتا ہے میں اس کے نام سے واقف نہیں ہوسکا۔"

نسائی کی حدیث کی اسنادی حیثیت :

سنن نسائی میں حدیث کے دو طریق ہیں :

اخبرنا اسحاق بن شاہین الواسطی قال اخبرنا خالد بن مطرف واخبرنا احمد بن حرب قال اخبرنا اسباط عن مطرف عن ابی الجہم عن ابی زید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال : کنت قاعدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتتہ امرءہ، فقالت یا رسول اللہ سواران من ذہب قال : سواران من نار، قالت یا رسول اللہ طوق من ذہب، قال طوق من نار، قالت قرطان من ذہب قال : قرطان من نار، قال وکان علیہا سواران من ذہب فرمت بہما... الخ مافی النسائی (سلفیہ 2/278)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ، ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! سونے کے دو کنگن ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : آگ کے دو کنگن ہیں ،کہنے لگی یا رسول اللہ! سونے کا ایک گلوبند ہے۔ فرمایا : آگ کا طوق ہے ،کہنے لگی، سونے کی دو بالیاں ہیں۔ فرمایا : آگ کی دو بالیاں ہیں۔ کہا، اس نے سونے کے دو کنگن پہن رکھے تھے تو اس نے دونوں کو پھینک دیا۔"

ان دونوں طرق میں ابوزید راوی مجہول ہے۔ تقریب میں ہے :

ابوزید شیخ لابی الجہم مجہول من الثالثۃ (تقریب 577، فاروقی طبع ملتان)

"ابوالجہم کا شیخ ابوزید مجہول ہے جو کہ طبقہ ثالثہ سے ہے۔"

تو یہ دونوں طرق قابل اعتماد نہ رہے کیونکہ مجہول راوی سے حدیث کی سند ناقابل اعتبار ہوجاتی ہے۔ کمالا یخفی علی الماہر لہذاالفن

امام نسائی کا سند سے وہم کا ازالہ

بعض علماء نے عورتوں کے لئے سونے کی حلت کی حدیث میں بسبب جہالت راوی مابین یزید بن ابی جیبب اور علی کے کلام کیا ہے وہ محض وہم ہے کیونکہ نسائی نے خود اس وہم کو دفع کیا ہے :

تحریم الذہب علی الرجال....

اخبرنا قتیبۃ قال حدثنا اللیث عن یزید بن ابی جیبب عن ابی افلح الہمدانی عن ابی زریرانہ سمع علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب یقول : ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکورامتی (سلفیہ 2/278)

"حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم لیا اور اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پکڑا اور سونا لیا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑا پھر فرمایا : یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔"

اخبرنا عیسیٰ بن حماد اخبرنا اللیث عن یزید بن ابی جیبب عن ابی الصعبۃ عن رجل من ہمدان یقال لہ ابوصالح عن ابی زریرانہ سمع علی بن ابی طالب یقول : ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکورامتی (نسائی سلفیہ 2/278)

اخبرنا محمد بن حاتم فقال حدثنا حبان قال اخبرنا عبداللہ عن لیث بن سعد قال حدثنی یزید بن ابی حبیب عن ابی الصعبۃ عن رجل من ہمدان یقال لہ افلح عن ابی زریر انہ سمع علیا رضی اللہ عنہ یقول : ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ حریرا فجعلہ فی یمینہ واخذ ذہبا فجعلہ فی شمالہ ثم قال : ان ہذین حرام علی ذکور امتی (سلفیہ 2/278)

قال ابو عبدالرحمن وحدیث ابن المبارک اولی بالصواب الا قولہ افلح، فان ابا افلح اشبہ

اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یزید بن ہارون قال اخبرنا محمد بن اسحاق عن یزید بن ابی حبیب عن عبدالعزیز بن ابی افلح الہمدانی عن عبداللہ بن زریر الغافقی قال سمعت علیا یقول : اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذہبا فی شمالہ وحریرا فی یمینہ فقال : حرام علی ذکور امتی (سلفیہ 2/278)

اخبرنا علی بن الحسین الدرہمی قال حدثنا عبدالاعلی عن سعید عن ایوب عن نافع عن سعید بن ابی ہند عن ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال : احل الذہب والحریر لاناث امتی وحرم علی ذکورہا (سلفیہ 2/278، مشکوٰۃ/1254، البانی)

واضح ہو کہ حدیث متعدد صحیح طرق سے مروی ہے۔ کما لایخفی علی الماہر

عدم جواز پر استدلال اور اس کا جواب :

بعض لوگ حدیث "نہی عن لبس الذہب الا مقطعا" سے عورتوں کو سونا پہننے کے عدم جواز پر استدلال کرتے ہیں، اس کا جواب تین طرح سے ہے :

اول :

اس کے رواۃ کا حال معلوم نہیں تاکہ ان کی ثقاہت اور عدم ثقاہت کے سبب اس پر صحت اور عدم صحت کا حکم لگا کر دلیل لی جاسکے۔

دوم :

اگر اس کی صحت تسلیم بھی کرلی جائے تو یہ نہی عورتوں کے لئے نہیں، جیسا کہ ابوداؤد نے سمجھا، بلکہ یہ مردوں کے لئے ہے، جیسا کہ امام نسائی نے سمجھا۔ اور اس حدیث کو "باب تحریم الذہب علی الرجال" میں لائے ہیں، اور ہمارے قول کی دوسری دلیل نسائی کی روایت ہے : "نہی لبس الحریر یعنی والذہب الا مقطعا" کیونکہ ریشم کی نہی تو خاص مردوں کے لئے ہے اور عورتوں کو حلال ہے، جس کے لئے بخاری و مسلم کی صحیح احادیث اس کی دلیل میں اور سونے کی نہی کی بھی دلیل جو اس پر معطوف ہے مردوں سے مخصوص ہوگی۔

اور "مقطعا" کے معنی : ریزہ ریزہ کرنا ہے۔ یعنی کپڑوں پر جو سونے کے ستارے اور ریشم کے ٹکڑے لگاتے ہیں۔ مرقاۃ میں ہے :

الا مقطعا، بفتح الطاء المشددۃ ای مکسرا قطعا صغارا مثل الضباب علی الاسلحۃ والخواتیم الفضیۃ واعلام الثیاب، کذا ذکرہ بعض الشراح (مرقاۃ 8/276)

"طائے مشدد کی فتح کے ساتھ، یعنی چھوٹے چھوٹے قطعات میں توڑا ہوا، جیسے اسلحہ کی کنڈیاں، چاندی کی انگوٹھیاں اور کپڑوں پر نقوش۔"

سوم :

اگر نہی کو عورتوں کے حق میں تسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ نہی احتیاط و تنزیہ پر مبنی ہوگی کہ تھوڑی چیز انگوٹھی وغیرہ کی مانند پر قناعت کریں اور زیادہ حرص نہ کریں جیسا کہ اسے بڑی بسط و

تفصیل سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور مندرجہ بالا صحیح بہت سی احادیث نہی سے صارف عن التحریم ہیں۔ وہ بھی اس وقت جبکہ نہی کو عورتوں کے حق میں تسلیم کرنا فرض کیا جائے، ورنہ اصل بات وہی ہے کہ نہی مردوں کے لئے خاص ہے جیسا کہ نسائی کی روایت سے ثابت ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ اس تحریر کی تکمیل کے بعد ابوداؤد کی شرح ابن قیم بھی مل گئی ہے اس شرح سے بھی تحریر بالا کی تائید و ترمیم ہوگی:

باب فی الذھب للنساء

"عورتوں کو سونا پہننے کا بیان۔ اور حدیث بیان کی گئی ہے:

ایما امراۃ جعلت فی اذنہا خرصا من ذھب، ثم قال المنذري واخرجہ النسائی قال ش، قال القطان: وعلۃ ہذا الخبر ان محمود بن عمرو راویہ عن اسماء مجہول الحال وان کان قد روي عنہ جماعۃ و روي النسائی عن ابی ہریرۃ قال کنت قاعدا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتتہ امرءۃ فقالت یا رسول اللہ سواران من ذھب قال: سواران من نار، قالت طوق من ذھب، قال: طوق من نار، قالت قرطین من ذھب، قال: قرطین من نار، قال وکان علیہا سواران من ذھب فرمت بہما فقالت یا رسول اللہ، ان المراۃ اذا لم تتزین لزوجہا صلفت عندہ، فقال: ما یمنع احدا کن ان یصنع قرطین من فضۃ ثم تصفرہ بزعفران او بعبیر قال ابن القطان وعلتہ ان ابا زید راویہ عن ابی ہریرۃ مجہول لا یعرف روي عنہ غیر ابی الجہم ولا یصح ہذا (نسائی 2/137)

"جو کوئی عورت اپنے کان میں سونے کا چھلہ ڈالے۔۔۔ پھر منذری نے کہا کہ اس کو نسائی نے روایت کیا شارح کہتے ہیں کہ ابن القطان نے کہا: اس روایت کی علت یہ ہے کہ محمود بن عمرو "اسماء" سے روایت کندہ مجہول الحال ہے، اگرچہ اس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ امام نسائی نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ایک عورت آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے کے دو کنگن! آپ نے فرمایا: آگ کے دو کنگن ہے، کہنے لگی سونے کے گلوبند ہیں، فرمایا: آگ کا طوق ہے۔ کہنے لگی! سونے کی دو بالیاں ہیں، فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔

راوی کہتے ہیں اس کے پاس سونے کے جو دو کنگن تھے اس نے ان کو پھینک دیا اور کہنے لگی یا رسول اللہ! اگر عورت اپنے شوہر کے لئے سنگار نہ کرے تو اس کے ہاں بے وقعت ہو جاتی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں کون سی چیز مانع ہے کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنوائے، پھر اسی زعفران کے پانی سے یا خوشبو سے رنگ لے۔ ابن القطان کہتے ہیں اس کی علت یہ ہے کہ: ابوزید جو کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کندہ ہے وہ مجہول ہے اس سے ابو الجہم کے علاوہ نے روایت کیا ہے اور یہ صحیح نہیں۔"

وفی النسائی: عن ثوبان قال جاءت بنت ہبیرۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہا فتخ فقال! کذا فی کتاب ابی ای خواتیم ضخام فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضرب یدہا فدخلت علی فاطمۃ تشکوا الیہا الذي صنع بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانتزعت فاطمۃ سلسلۃ فی عنقہا من ذھب قالت ہذہ اہداہا ابو حسن فدخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلسلۃ فی یدہا، فقال: یا فاطمۃ ایغرک ان یقول الناس ابنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہا سلسلۃ من نار ثم خرج ولم یقعد، فاخرجت فاطمۃ بالسلسلۃ الی السوق فباعتہا واشترت بثمنہا غلاما وقال مرۃ وذکر کلمۃ معناہا فاعتقتہ فحدث بذلک فقال: الحمد للہ الذي انجی فاطمۃ من النار (نسائی 8/136، السیوطی رحمۃ اللہ علیہ)

"نسائی میں ہے: ثوبان سے مروی ہے کہ ھبیرہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں موٹے چھلے تھے۔ سو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا (یعنی جو اس کے ہاتھ پر مارا تھا) اس کا گلہ کیا، تو فاطمہ نے اپنے گلے میں پہنی ہوئی سونے کی زنجیر کو اتار پھینکا، اور کہا: یہ مجھے ابو الحسن (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ہدیہ دیا تھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر اور اس کے ہاتھ میں آگ کی زنجیری ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے اور بیٹھے نہیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس زنجیری کو بازار بھیجا اور فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کا ایک غلام خرید لیا۔ آپ نے لفظ "غلام" کہا یا "عبد" یا اس قسم کا کوئی اور لفظ ذکر کیا، اور آپ رضی اللہ عنہا نے اس کو آزاد کر دیا، اور پھر یہ عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آگ سے نجات دے دی۔"

قال ابن القطان: وعلتہ ان الناس قد قالوا ان روایۃ یحییٰ قد قال حدثنی ابن سلام، وقد قیل انہ دلس ذلک ولعلہ کان اجازۃ زید بن سلام فجعل یقول حدثنا زید

"ابن القطان نے کہا : اس کی علت یہ ہے جوکہ لوگوں نے بیان کی ہے کہ یحیی کی روایت ابن سلام سے منقطع ہے اور اس بنا پر بھی کہ یحیٰی نے کہا "حدثنی ابن سلام " اور یہ بھی کہا گیا کہ اس نے اس میں تدلیس کی ہے اور ممکن ہے کہ وہ زید بن سلام کی طرف سے "اجازۃ" ہو اور اس نے "حدثنا زید" کہنا شروع کر دیا۔ "

فی النسائی ایضا :

عن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یمنع اہلہ والحلیۃ الحریر ویقول : ان کنتم تحبون حلیۃ الجنۃ وحریرہا فلا تلبسوہا فی الدنیا (نسائی 8/135)

اور نسائی میں ہے :

"حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل کو ریشم و زیور سے منع کرتے تھے اور فرماتے : اگر تم جنت کا ریشم و زیور پسند کرتے ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔ "

فاختلف الناس فی ہذہ الاحادیث واللہ کلمت علیہم فطائفۃ سلکت بہا مسلک الضعیف وعللہا کلہا کما تقدم

"سو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے اور بخدا انہوں نے ان روایت میں کلام کیا ہے : ایک جماعت نے تو ضعیف کہتے ہوئے تمام روایات کو معلول قرار دیا ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ "

وطائفۃ ادعت ان ذلک کان فی اول الاسلام ثم نسخ، واحتجت بحدیث ابی موسیٰ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حرم لباس الحریر والذہب علی ذکور امتی واحل لاناثہم، قال الترمذی حدیث صحیح، ورواہ ابن ماجۃ فی سننہ من حدیث علی وعبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (ترمذی 4/317)

"اور ایک جماعت نے یہ دعویٰ کیا کہ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا۔ اور انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ : سونا اور زیور میری امت کی عورتوں کے لئے حلال اور ان کے مردوں کے لئے حرام قرار دیا گیا ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور اس کو ابن ماجہ نے اپنی سنن میں حضرت علی و عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ "

وطائفۃ حملت احادیث الوعید علی من لم یود زکوۃ حلیہا، فاما من ادتہ فلا یلحقہا ہذا الوعید، واحتجوا بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرءۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہا ابنتہا وفی ید ابنتہا مسکتان غلیظتان من ذہب فقال لہا : تعطین زکوۃ ہذا؟ قالت، لا! قال : ایسرک ان یسورک اللہ بہما یوم القیامۃ سوارین من نار، فخلعتہما والقتہما الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت، ہما للہ ورسولہ

وبما روی ابو داوٗد عن ام سلمۃ قالت کنت البس اوضاحا من ذہب فقلت یا رسول اللہ اکنز ہو؟ فقال : ما بلغ ما تودی زکوتہ فتزکی فلیس بکنز وہذا من افراد ثابت بن عجلان والذی قبلہ من افراد عمرو بن شعیب (ابوداوٗد 2/212، بیہقی 4/140، نصب الرایہ 2/371)

"ایک جماعت نے احادیث وعید کو اس پر محمول کیا ہے کہ جو اپنے زیور کی زکاۃ نہ ادا کرتا ہو، اور جو کوئی زکاۃ ادا کرے وہ اس وعید میں شامل نہ ہو گا۔ اور انہوں نے حضرت عمرو بن شعیب کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اور اس کی بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ان کی زکوۃ دیتی ہو؟ کہنے لگی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تجھے پسند ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ روز قیامت ان کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنا دے؟ تو اس نے ان دونوں کو اتارا اور آپ کو دے دیئے اور کہا : یہ دونوں اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

اور دوسری روایت جو ابوداوٗد میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ : میں سونے کے پازیب پہنا کرتی تھی، میں نے کہا اللہ کے رسول کیا یہ خزانہ ہے؟ آپ نے

فرمایا: جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکاۃ ادا کرو تو وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے۔ یہ ثابت بن عجلان اور اس سے ماقبل وہ عمرو بن شعیب کے تفردات میں سے ہے۔"

فی اسنادہ عتاب بن بشیر ابو الحسن الحرانی قد اخرج لہ بخاري و تکلم فیہ غیر واحد وطائفۃ من اہل الحدیث حملت احادیث علی من اظہرت حلیتھا و تبرجت بہا دون من تزینت بہا لزوجہا، و بہ قال النسائی فی سننہ وقد ترجم علی ذلک "الکراہیۃ للنساء فی اظہار الحلی والذہب" ثم ساق احادیث الوعید واللہ اعلم (ابوداؤد 2/213)

"محدثین کے ایک گروہ نے احادیث وعید کو اس پر محمول کیا ہے کہ، جو اپنے شوہر کے علاوہ زیور کے سنگار کا اظہار کرے اس طرح کا موقف امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں اختیار کا ہے۔ اور انہوں نے عورتوں کے لئے زیور اور سونے کے اظہار کرنے کی کراہت پر باب قائم کیا ہے، پھر اس کے ساتھ وعید کی احادیث ذکر کی ہیں۔" واللہ اعلم

ثم ذکر حدیث میمون القنادر فیہ، نہی عن لبس الذہب الا مقطعا الی قول المنذري ففیہ الانقطاع فی موضعین ثم قال

"پھر انہوں نے میمون القنادر کی "نہی عن لبس الذہب الا مقطعا" روایت منذری کے قول تک ذکر کی ہے جس میں دو جگہ انقطاع ہے۔" پھر کہا:

وقد رواہ النسائی من بیہس بن فہدان عن ابی شیخ الہنائی عن معاویۃ وقد تقدم الکلام علی ہذا الاسناد فی الحج، و رواہ عن ابی شیخ عن ابی حمان انہ سمع معاویۃ و رواہ النسائی ایضا من حدیث بیہس بن فہدان اخبرنا ابو شیخ قال سمعت ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن لبس الذہب الا مقطعا، وقد روي فی حدیث آخر احتج بہ احمد فی روایۃ الاثرم: من تحلی بخرز بصیصۃ کوي بہا یوم القیامۃ فقال الاثرم: فقلت اي شيء خربصیصۃ؟ قال شيء صغیر مثل الشعیرۃ، وقال غیرہ: من عین الجرادۃ وسمعت شیخ الاسلام یقول: حدیث معاویۃ فی اباحۃ الذہب مقطعا ہو فی التابع غیر الفرد کالذر والعلم ونحوہ وحدیث الخز بصیصۃ ہو فی الفرد کالخاتم وغیرہ فلا تعارض بینہما، واللہ اعلم انتہی (معالم السنن 6/125تا128)

"اور اس کو نسائی نے بیہس بن فہدان، ابو شیخ النہائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کے بارے میں "حج" میں کلام گزر چکی ہے، اور اس کو ابو شیخ، ابو حمان نے روایت کیا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور اس کو نسائی نے بھی بیہس بن فہدان سے روایت کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے ماسوا ٹکڑے ٹکڑے کے، یعنی تھوڑا۔ ایک اور دوسری حدیث سے بھی جو اثرم کی روایت ہے احمد نے استدلال کیا ہے کہ جس نے خربصیصہ پہنا روزِ قیامت اسے اسی سے داغ دیا جائے گا۔ اثرم کہتے ہیں میں نے کہا وہ خربصیصہ کیا ہے؟ کہنے لگے وہ ایک چھوٹی سی چیز جو کی مانند ہے۔ بعض نے کہا وہ چھوٹی سی چیز، ٹڈی کی آنکھ کی مثل ہے۔ اور میں نے شیخ الاسلام سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سونے کے ایسے قطعات کی اباحت کے بارے میں ہے جو کہ منفرد چیز کے تحت ضمنا استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ بٹن اور نفوش وغیرہ، اور خربصیصہ والی روایت منفرد اشیاء کے بارہ میں ہے جس طرح کہ انگوٹھی وغیرہ۔ سو ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں ہے۔"

---

[1] فتح الرحمن: 590

[2] 304 طبع فاروقی ملتان

[3] الدر المنثور 7/370

[4] التفسیر الکبیر مختصرا 7/426

[5] ابن عباس: 219 طبع ملتان

[6] ابوداؤد 4/330 حدیث: 4057، ابن ماجہ حدیث 3595، نسائی 8/138، مسند احمد 1/96

[7] ابوداؤدالبانی 2/765، ابن حبان 12/250، احمد 1/95/115، نیل 2-87 نسائی 8/138، ابن ماجہ حدیث 3595

[8] شرح السنۃ 12/70

[9] نسائی 8/135 حاشیہ

[10] ابن ماجہ 2/1192، احمد 2/139، ابوداؤد 4/314، مصابیح السنہ 3/198

[11] مسلم 1/93، مسنداحمد 4/133، 134، 151، مصابیح 3/402

[12] رواہ ابوداؤد 5/138، مصابیح السنہ 3/198 والترمذی 4/650 کذافی المشکوۃ

[13] مافی النسائی 2/277 (سلفیہ) مختصر ابقدر الحاجۃ

[14] النسائی 8-135 السیوطی، فتح الربانی 17/267، مشکوۃ 2/1275

[15] رواہ الترمذی 4/245، حاکم 4/312، مصابیح السنہ 3/197 کمافی المشکوۃ

[16] عبدالعزیز بن محمد کی معنعن روایت اس وقت غیر معتبر ہوگی جبکہ متہم بالقدلیس ہو، لیکن عبدالعزیز مذکور مدلس نہیں ہے (تقریب) نیز شیخ البانی نے اسے صحیح ابوداؤد ج 2/3565 میں "حسن" کہا ہے۔ اوراس کے مزید متابعات آداب الزفاف ص 133 میں نقل کیۓ ہیں۔ (خلیق)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 259

محدث فتویٰ